سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

والدِ محترم محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام خلافتِ عثمانیہ کے نائب شیخ الاسلام علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ کے گراں قدر مکاتیب کا ترجمہ مع حواشی ''بینات'' کے صفحات میں شائع کیا گیا، جسے پذیرائی حاصل ہوئی۔ متعدد اہلِ علم نے اُسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر کے علمی افادات کے اس سلسلے کو جاری رکھنے پر اصرار فرمایا۔ والد محترم کی جانب سے تحریر کردہ خطوط اور اُن کے نام اکابر اہلِ علم کے مکاتیب کا کافی ذخیرہ ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔ ان شاء اللہ! وقتاً فوقتاً کسی پہلو سے مفید مکاتیب منتخب کر کے قارئین کی نذر کیے جاتے رہیں گے۔ اُمید ہے سابقہ خطوط کی مانند یہ سلسلہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ (مرتب)

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فی ۴ ربیع الأول ۱۳۶۱ھ ، من الجامعة الإسلامية من دابھیل (سورت)

صاحب المآثر المبارکة مخدومی سیّدی ومولائی ووسیلتی فی الدّارین أطال اللہ حیاته الطیبة آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [1]

تحیّة من عنداللّٰہ مبارکة طیبة

مدت سے چند حرف لکھنے کا اشتیاق تھا، مگر موانع پیش آتے رہے۔ اُمید ہے کہ مزاجِ اقدس خیر وعافیت سے ہوں گے [2] اور تشنگانِ فیوض کو سیراب فرماتے ہوں گے، نرجو اللّٰہ سبحانهٗ وتعالٰی أن یُطیل حیاتکم الطیّبةَ المبارکةَ وأن یُدیمَ برکاتهٖ للأمة بکل شفاء ودواء.

کئی دن سے اس کا اشتیاق پیدا ہوا کہ حضرتِ اقدس کی خدمت میں یہ گزارش کروں کہ مجھے اجازتِ حدیث کی سند سے سرفراز فرمائیں، تاکہ اطمینانِ قلب کے لیے ایک ظاہری توسل کا ذریعہ بھی ہاتھ میں آئے، اگرچہ بضاعت مزجاۃ ہے اور اشتغال ناقص ہے، صرف اتنا ہے کہ آج کل زیادہ تر وقت اسی سلسلے میں گزر رہا ہے اور یہی آرزو ہے کہ قرآن وحدیث کے اشتغال میں زندگانی گزرے اور یہی وسیلۂ نجات بنے۔ اگر حضرتِ اقدس اپنی سندِ اجازت سے نوازیں اور اپنے سلسلہ میں شامل فرمائیں تو یہ میری سعادت وخوش قسمتی ہوگی، (۳) اتنا عرض ہے کہ اگر طبیعتِ مبارکہ پر کسی قسم کی ناگواری ہو اور دل نہ چاہے تو خلافِ طبع ہونے کی صورت میں اصرار نہیں کرتا، (۴) اگر صرف آپ کی مبارک دعا اور میری قلبی عقیدت ومحبت بھی قیامت میں وسیلہ بن جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی مستبعد نہیں۔ دل میرا یہ چاہتا ہے کہ میں خود حاضر ہوتا اور فیضِ زیارت سے باریاب ہوتا اور پھر عرض کرتا، لیکن کیا کیا جائے؟! مسافت بعید ہے، موانع بہت ہیں، حاضری کی سعادت سے محروم ہوں۔ اب اگر غائبانہ شفقتِ کریمانہ سے نوازیں گے تو مراحم ومکارمِ عالیہ سے بعید نہیں۔ میں آپ کا ایک ناچیز مخلص ہوں اور ایک حلقہ بگوش خادم ہوں، گو مجھے ظاہری حاضری کا موقع بہت کم ملا ہے اور براہِ راست فیض یاب ہونے کا موقع بھی نہیں ملتا ہے، لیکن الحمدللہ کہ عقیدت ومحبت سے دور نہیں ہوں اور آپ کی بعض تصانیفِ نافعہ سے مستفید بھی رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ظلِّ عاطفت کو ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے، اور ہمیں آپ کے ظاہری وباطنی فیوضات سے بیش از بیش مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللّٰہ سبحانہٗ وتعالٰی هو الموفّق، وفي الختام أرجوا یامولايَ! دعواتکم، وأقبّل یدیکم الکریمتین بوجد وهُیام، وتقبّلوا تحیاتي، والسلام وأنا الأفقر إلٰی رحمة اللّٰہ سبحانہٗ و تعالٰی محمد یوسف بن السید محمد زکریا بن میر مزمل شاہ بن میر أحمد شاہ بن میر موسٰی بن السید غلام حبیب بن السید رحمة اللّٰہ بن السید یحیٰی بن السید محمد أولیاء بن العارف المحقق السید آدم البنوري (الحسیني المتوفّٰی بالمدینة المنورة سنة ۱۰۵۳ھ)

نوٹ: ......اس مکتوب کا جواب حضرتؒ نے مرسلہ خط کے بین السطور وحواشی میں لکھا ہے، جو نمبروار درج ذیل ہے:

۱:- السلام علیکم

۲:- **نعم، والحمدللّٰہ!**

۳:- اس کو مقاصد میں سے کیوں سمجھا جاوے؟! ایک ہی سند کافی ہے، آگے محض رسم ہے،

البتہ اگر باقاعدہ درس ہو تو ایک درجہ نہیں، معتد بہ بھی ہے، مگر اس کی لیاقت تو کبھی نہیں ہوئی اور اب قوت بھی نہیں۔

۴:- دوستوں کی فرمائش سے ناگواری کیوں ہوتی ؟! خجلت ضرور ہوتی ہے۔

....

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ، ۶ / جون ۱۹۷۵ء

گرامی مفاخر مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب! زادهم الله توفيقًا و إحسانًا.

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت قبلہ والد محترم مولانا سید محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ چالیس دن کی تکلیف وکرب کے بعد کل جمعرات ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ کی صبح ۱۰ بجے اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے اور ہم سے جدا ہوگئے، إنا لله وإنا إليه راجعون ۔ اپنی حیاتِ مستعار کے سو سال پورے کرکے چل بسے۔ عقلاً اگرچہ خوشی ہونی چاہیے کہ دنیا کے مصائب سے نجات پاکر ارحم الراحمین کی بارگاہِ رحمت میں پہنچ گئے اور آخر میں سب سے بڑی آرزو یہی تھی، لیکن طبعًا اس نعمت کی محرومی سے ناقابلِ برداشت صدمہ ہے، بجز صبر وانقیاد اور کوئی چارہ کار نہیں۔ حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اجر وصبر سے محروم نہ فرمائے، آمین!

آپ کی خدمت میں کل ایک تار دیا تھا کہ جلد سے جلد آپ کی دعاؤں سے فائدہ پہنچے، اس وقت انہی چند حرفوں پر اکتفا کرتا ہوں، دعوات کا محتاج ومشتاق ہوں، اب تو اس لیے بھی زیادہ ضرورت ہے کہ دعواتِ مستجابہ سے اور نالہ ہائے سحری کی برکات سے محروم ہوگیا ہوں۔

والسلام

محمد یوسف بنوری عفا عنہ

عزیزم محمد سلمہٗ سلامِ اخلاص ونیاز پیش کرتا ہے۔

..... ❀ ..... ❀ ..... ❀ .....